تاریخ طبری

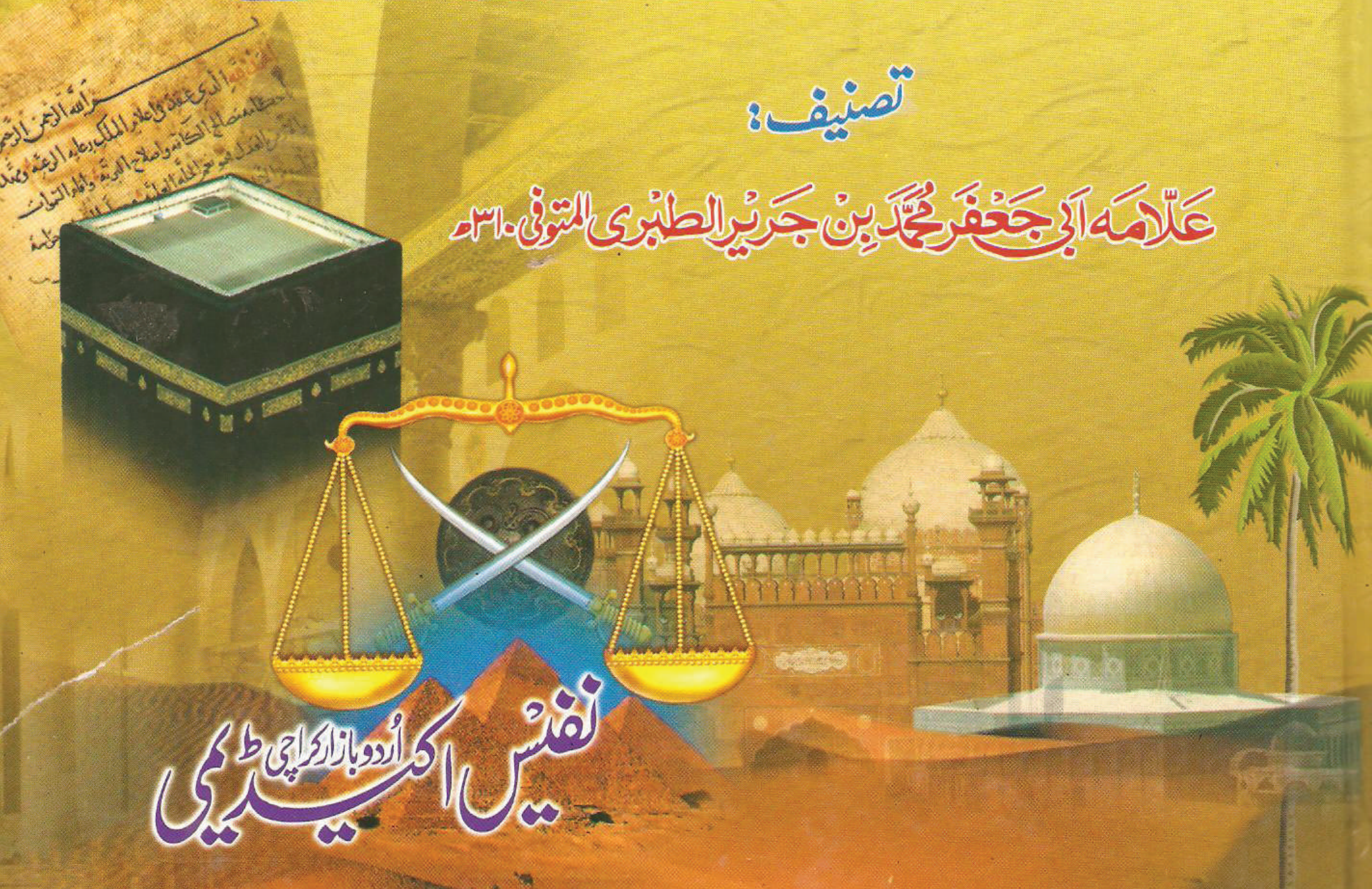
تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

حضور نبی کریمؐ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اول

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی ◉ ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند مأخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی

اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

نام کتاب: ــــــــ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ــــــــ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ــــــــ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی
طبع: ــــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ــــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

حبیب بن ابی ثابت کی روایت:

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ علیؓ اپنے گھر میں تھے کسی نے آ کر کہا کہ ابوبکرؓ بیعت کے لیے مسجد میں بیٹھے ہیں وہ فوراً ملحض قمیص پہنے بغیر چادر اور ازار کے اس خوف سے کہ ان کو بیعت کرنے میں دیر نہ ہو جائے گھر سے مسجد آئے بیعت کی اور پھر ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے اور اب کسی کو بھیج کر انہوں نے اپنے گھر سے اور کپڑے منگوا کر پہنے اور پھر وہیں بیٹھے رہے۔

رسول اللہؐ کی میراث:

عائشہؓ سے مروی ہے کہ فاطمہؓ اور عباسؓ، ابوبکرؓ کے پاس آئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا اور کہا کہ فدک اور خیبر میں رسول اللہ ﷺ کا جو حصہ ہے وہ ہمیں دیا جائے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ ہمارے املاک میں ورثہ نہیں جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے تو ضرور یہ املاک آل محمد کو مل جاتیں ہاں اس کی آمدنی میں سے آپ کو بھی ملے گا۔ بخدا میں ہر بات پر عمل کروں گا جس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا ہے۔

عروہ نے بیان کیا ہے کہ اس واقعے کی وجہ سے فاطمہؓ نے پھر مرنے تک اس معاملے کے متعلق ابوبکرؓ سے ایک بات نہیں کی اور قطع تعلق کر لیا' فاطمہ کا انتقال ہوا۔ علیؓ نے رات میں ان کو دفن کر دیا۔ ابوبکر کو نہ مرنے کی اطلاع کی اور نہ دفن میں شرکت کی دعوت دی۔ فاطمہ کی وفات کے بعد اب لوگوں کا خیال علی کی طرف سے پلٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ فاطمہؓ اور زندہ رہیں اور پھر انھوں نے وفات پائی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت:

معمر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے زہری سے پوچھا کہ کیا علیؓ نے چھ مہینے تک ابوبکرؓ کی بیعت نہیں کی۔ انھوں نے کہا نہیں کی' اور جب تک انہوں نے نہیں کی کسی بنو ہاشم نے نہیں کی' مگر فاطمہؓ کی وفات کے بعد جب علیؓ نے دیکھا کہ اب لوگوں میں ان کا وہ خیال باقی نہیں رہا جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں تھا وہ ابوبکرؓ سے مصالحت کے لیے جھکے اور انھوں نے ابوبکرؓ سے کہلا کر بھیجا کہ آپ مجھ سے تنہا آ کر ملیں کوئی اور ساتھ نہ ہو۔ چونکہ عمرؓ بہت سخت طبیعت کے آدمی تھے علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ بھی ابوبکرؓ کے ساتھ آئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تنہا بنو ہاشم کے پاس نہ جائیں۔ ابوبکرؓ نے کہا نہیں میں تنہا جاؤں گا مجھے اس کی توقع نہیں کہ میرے ساتھ کوئی بدسلوکی کی جائے گی۔ ابوبکر، علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تمام بنو ہاشم جمع تھے۔ علیؓ نے کھڑے ہو کر تقریر کی' اس میں حمد و ثناء کے بعد کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آج تک ہم نے تمہارے ہاتھ پر جو بیعت نہیں کی اس کی وجہ تمہاری کسی فضیلت سے انکار یا اللہ نے جو بھلائیاں تم کو دی ہیں اس پر رشک نہ تھا بلکہ ہم اس خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے مگر تم نے زبردستی اسے ہم سے لے لیا۔ اس کے بعد علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت اور اپنے حق کو بیان کیا۔ علیؓ نے ان باتوں کو تفصیل سے بیان کیا یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ علیؓ جب خاموش ہوئے ابوبکرؓ نے تقریر شروع کی۔ کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ کے شایانِ شان حمد و ثناء کے بعد انہوں نے کہا بخدا رسول اللہ ﷺ کے اقرباء مجھے اپنے رشتہ داروں کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہیں۔ میں نے ان املاک کے متعلق جو میرے اور تمہارے درمیان مابہ النجث تھے صرف واجبی کمی کی ہے۔ نیز میں نے رسول

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے ہاں اس کی آمدنی میں سے آل محمد ﷺ کو ملتا رہے گا اور میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ کسی بات کا ذکر کروں جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہو اور خود اس پر عمل نہ کروں۔ علیؓ نے کہا اچھا آج شام ہم تمہاری بیعت کریں گے۔ ظہر کی نماز کے بعد ابوبکرؓ نے سب کے سامنے منبر پر تقریر کی اور بعض باتوں کی علیؓ سے معذرت کی۔ پھر علیؓ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ابوبکرؓ کے حق کی عظمت اور ان کی فضیلت اور اسلام میں پہلے شرکت کا اظہار اور اعتراف کیا اور پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کی بیعت کی۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ بیعت کے بعد سب نے علیؓ سے کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا اور اب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بعد پھر لوگوں کے دل میں علی رضی اللہ عنہ کی جگہ ہو گئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی اہلیت:

ابن الجبیر سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے علیؓ سے کہا کہ یہ کیا ہوا کہ حکومت قریش کے سب سے کم تعداد قبیلے میں چلی گئی، بخدا اگر تم چاہو تو میں ایک زبردست فوج سے اس حکومت کو ابوبکرؓ سے چھین لوں۔ علیؓ نے کہا اے ابوسفیان تم ہمیشہ سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن رہے مگر تمہاری دشمنی سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکومت کا اہل سمجھ کر ان کی بیعت کی ہے۔

ثابت سے مروی ہے کہ جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے ابوسفیان نے کہا ہمیں ان سے کیا سروکار یہ تو بنو عبد مناف کا حق ہے۔ کسی نے جب ان سے کہا کہ ابوبکرؓ نے تمہارے بیٹے کو ولایت دی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اس معاملے میں قرابت کا لحاظ کیا۔

ابوسفیان کی کارروائی:

عوانہ سے مروی ہے کہ جب سب لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے تیار ہوئے ابوسفیان سب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مجھے یقین ہے کہ اس کارروائی سے ایک ہنگامہ برپا ہو جائے گا جس میں خونریزی ہو کر رہے گی' اے آل عبد مناف' ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمہارے معاملات میں مداخلت کرنے کا کیا حق ہے۔ وہ دونوں نکمے کہاں ہیں جن کو کمزور اور حقیر سمجھا گیا ہے یعنی علیؓ اور عباسؓ اے ابوحسنؓ تم ہاتھ کھولو میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ مگر علیؓ نے اس کی بات نہ مانی۔ ابوسفیان نے اس وقت کی مثال میں متلمس کے یہ شعر پڑھے:

ولن مقيم على خسف يراديه	الا الا نلان عيو الحيي والوته
هذا على الخسف معكوسٌ برمته	و ذا يشج فلايبكى لـه اَحَدُ

ترجمہ: ''سوائے ان دو ذلیلوں' قبیلے کے گدھے اور خیمے کی میخ کے اور کوئی ظلم کو آسانی سے برداشت نہیں کرتا۔ میخ پر جب ضرب لگائی جاتی ہے اس کا سر دبتا چلا جاتا ہے اور گدھا اپنے بار کی وجہ سے کراہتا ہے مگر کوئی اس پر رحم نہیں کرتا''۔

علیؓ نے ابوسفیان کو ڈانٹا اور کہا کہ اس تجویز سے تیرا مقصد صرف فتنہ و فساد برپا کرنے کا ہے تو نے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے' ہمیں تیری اس نصیحت کی ضرورت نہیں ہے۔

ابومحمد القریشی نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بعد ابوسفیان نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا کہ تم دونوں ذلیل ہو کہ اس

موقع پر خاموش ہو اور پھر یہ شعر اس موقع کی مثال میں پڑھے:

ان الھوان حمار الاھل یعرفه　　　　الحر ینکرہ و الرسلة الاُجد

ترجمہ: ''صرف شہری گدھا ذلت کو برداشت کر لیتا ہے مگر شریف اور جواں مرد اسے برداشت نہیں کرتا۔

و لا یقیم علی ضیم یرادیه　　　　الّا الا ذلان عیرالحیی و الوتد

ترجمہ: اور سوائے بستی کے گدھے اور میخ کے کوئی ظلم کو آسانی سے برداشت نہیں کرتا۔

ھذا علی الخسف معکوسٌ برمته　　　　و ذایشج فلا یبکی له احد

ترجمہ: میخ پر جب ضرب پڑتی ہے اس کا سر دب جاتا ہے اور گدھا اپنے بار کی وجہ سے کراہتا ہے مگر کوئی اس پر رحم نہیں کرتا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت عام:

انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ سقیفہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوگئی۔ اس کے دوسرے دن وہ مسجد میں منبر پر بیٹھے۔ ابوبکرؓ نے ابھی تقریر شروع نہیں کی تھی کہ عمرؓ نے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ حمد وثناء کے بعد انھوں نے کہا: اے لوگو! کل میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا وہ محض میرا ذاتی خیال تھا نہ اس کے متعلق کلام اللہ میں کوئی حکم ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کوئی ہدایت کی تھی' میرا اپنا خیال یہ تھا کہ ہمارے آخری وقت تک رسول اللہ ﷺ ہمارے معاملات کو سرانجام دیتے رہیں گے۔ مگر اب بھی اللہ نے اپنی اس کتاب کو جس کے ذریعے اس نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت فرمائی تم میں باقی رکھا ہے' لہٰذا اگر تم اس پر عمل کرو گے' اللہ تم کو بھی اسی طرح ہدایت عطاء فرمائے گا جس طرح اس نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت فرمائی۔ اب اس بات کا تصفیہ ہو چکا ہے کہ تم میں جو سب سے بہتر شخص ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے مصاحب اور یار غار ہیں وہ امیر ہوں' لہٰذا تم سب اب ان کی بیعت کرو' چنانچہ اب تمام لوگوں نے سقیفے کی بیعت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت عام طور پر کی۔ اس کے بعد ابوبکرؓ نے تقریر کی اور حمد وثناء کے بعد کہا اے لوگو! مجھے تمہارا حاکم بنایا گیا ہے۔ حالانکہ میں تمہارا بہترین فرد نہیں ہوں' اگر میں نیکی کروں تو تم میری اعانت کرنا اور اگر میں برائی کروں تو تم مجھے سیدھا کر دینا۔ صداقت امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ تم میں جو ضعیف ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے تا کہ میں اس کا حق اسے دلواؤں۔ انشاء اللہ اور تم میں جو قوی ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے تا کہ میں اس سے حق کو ادا کراؤں۔ انشاء اللہ۔ تم میں سے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کو ترک نہ کرے کیونکہ جو قوم جہاد کو ترک کرتی ہے اللہ اسے ذلیل کر دیتا ہے' اور جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے اللہ اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جب تک میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرنا اور اگر میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کروں تم پر میری اطاعت ضروری نہیں۔ اچھا اب نماز کے لیے کھڑے ہو اللہ تم پر رحم کرے۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اپنے عہد خلافت میں عمر رضی اللہ عنہ کسی اپنی ضرورت سے جا رہے تھے' میں بھی ان کے ساتھ تھا' ان کے ہاتھ میں درہ تھا اور اس وقت ان کے ساتھ میرے سوا کوئی دوسرا نہ تھا' وہ اپنے دل میں کچھ باتیں کرتے جاتے تھے اور درے سے اپنے پاؤں کو مارتے جاتے تھے۔ یکا یک وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے کہا:

''اے ابن عباسؓ جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت کیوں وہ بات کہی تھی کہ آپ نہیں مرے زندہ ہیں۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں امیر المومنین بہتر جانتے ہیں۔ عمرؓ نے کہا بخدا صرف اس آیت کی وجہ سے "وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" ''اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا ہے تا کہ تم تمام لوگوں کے نگران رہو اور رسول تمہارے نگران رہیں'' اس آیت سے میں سمجھتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے آخری اعمال دیکھنے تک کے لیے زندہ رہیں گے۔ اسی وجہ سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق وہ بات کہی تھی''۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بعد لوگ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے انتظام کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس کے متعلق بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ آپ کی وفات کے دوسرے دن منگل کو آپ کی تجہیز عمل میں آئی۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ کی وفات کے تین دن بعد تجہیز ہوئی۔ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا غسل:

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالبؓ، عباسؓ بن عبدالمطلب، فضل بن العباسؓ، قثم بن العباسؓ، اسامہ بن زیدؓ اور شقران مولیٰ رسول اللہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا۔ بنو عوف بن الخزرج کے اوس بن خولی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے غسل کا شرف حاصل ہو۔ یہ بدوی تھے۔ علیؓ نے ان سے کہا کہ اچھا تم بھی آ ؤ' چنانچہ یہ غسل میں شریک ہوئے۔ غسل کے لیے علیؓ بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے سے لگا کر بٹھایا۔ عباس، فضل اور قثم رضی اللہ عنہم آپ کی کروٹ بدلتے تھے اور اسامہ بن زید اور شقران رضی اللہ عنہما دونوں آپؐ کے مولیٰ آپؐ پر پانی ڈالتے تھے' اور علی آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے غسل دیتے تھے' قمیص رسول اللہ ﷺ کے جسم پر تھی۔ اس طرح علیؓ بن ابی طالب آپؐ کے جسم کو قمیص کے اوپر سے مل رہے تھے' ان کا ہاتھ آپؐ کے جسم کو مس نہیں کرتا تھا۔ غسل دیتے وقت علیؓ بن ابی طالب کہتے جاتے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' آپؐ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں کس قدر پاک وصاف ہیں نیز عام طور پر میت کے جو آثار ہوا کرتے ہیں ان میں سے کوئی بات آپؐ کے جسم سے نمایاں نہیں ہوئی۔

لباس سمیت غسل:

عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا اس باب میں اختلاف رائے ہوا کہ آیا کپڑے اتار کر آپ کو غسل دیا جائے جیسا کہ دوسری میتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے یا کپڑوں کے ساتھ آپ کو غسل دیا جائے۔ اس معاملے میں جب اختلاف ہوا تو سب پر نیم غشی کی سی حالت طاری کردی گئی اور سب کے سر سینے تک جھک گئے پھر ایک غیر معلوم شخص نے حجرے کے کونے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو۔ اس غیبی آواز پر سب ہوشیار ہوئے اور انھوں نے کپڑوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیص آپؐ کے جسم پر تھی' اس پر پانی ڈالا جاتا تھا اور اس کے اوپر ہی سے آپؐ کے جسم کو ملتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ اگر اس وقت میں جاہتی جس بات کو میں نے نہیں چاہا تو رسول اللہ ﷺ کو صرف آپ کی